مخطوطات کتب خانۂ دار العلوم دیوبند

از جناب سید محبوب صاحب رضوی کیٹلاگر کتب خانۂ دار العلوم دیوبند

(۴)

۱۴۔ فصول بقراط۔ ۵×۹ انچ تقطیع، فی صفحہ ۲۵ سطریں، ۱۱۲ اوراق ہیں خط عربی شکستہ ہے مگر روشن ہے۔ کاغذ نہایت رف اور عربی ساخت کا ہے۔ آخر پر تحریر ہے:۔

"فی اواسط رجب الاصم سنۃ سبع وسبعین وخمسمائۃ"

لوح کتاب پر بخطِ شکست سُرخ روشنائی سے حسب ذیل عبارت مرقوم ہے:۔

"قد دخل فی ملک محمد شریف المخاطب بافتخار الدولہ مشیر الملک فرزند جاہ محمد شریف خاں بہادر سیفِ جہاں ....[1] الدوراں حکیم حاذق الزماں ابن محمد اشرف بیگ خاں الدہلوی سنہ ۱۲۳۷ھ"

وسط لوح میں داہنی جانب یہ عبارت لکھی ہوئی ہے:۔

"بتاریخ سلخ شوال سنہ ۱۲۶۱ھ داخلہ عاریت خانہ بندہ حکیم علی الاصفہانی گردید"

اس عبارت کے متصل ہی حکیم موصوف کے دستخط اور مہر ثبت ہیں۔ نیز وسط لوح ہی پر بائیں جانب یہ عبارت تحریر ہے:۔

"ملکہ بالبیع الشرعی للفقیر علی اللہ الغنی عیسی الطبیب البغدادی"

عبارت مذکورہ کے نیچے حکیم موصوف کی انگشتری نما مہر ثبت ہے۔

---

[1] اس مقام پر جو الفاظ لکھے ہوئے ہیں وہ صاف تحریر نہ ہونے کی وجہ سے پڑھے نہیں جاسکے۔

راقم السطور کے علم میں فصول بقراط کا یہ نسخہ قدیم ترین نسخہ ہے اور نامور و مشہور اطباء کے ہاتھوں میں رہ چکنے کا شرف رکھتا ہے۔

۴۲۔ شرح قانونچہ بزبان فارسی۔ شارح شیخ احمد قنوجی۔ مکتوبہ سنہ ۱۲۲۱ھ۔ قانونچہ کی یہ شرح منظوم ہے، زبان فارسی ہے، تقطیع بڑی ہے یعنی ۹×۱۳ انچ، فی سطر دو شعر ہیں اور فی صفحہ ۲۲ سطور ہیں، ۴۰۰ اوراق پر مشتمل ہے۔ یہ مخطوطہ واجد علی شاہ والیِ اودھ کے کتب خانہ میں رہ چکا ہے، چنانچہ آخری صفحہ پر سرخ رنگ کی مہر ثبت ہے جو صاف پڑھی نہیں جاتی، مہر کی عبارت منظوم ہے، پہلا مصرعہ یہ ہے:۔

"خاتم واجد علی سلطانِ عالم بر کتاب"

ایک دوسری مہر پر سلیمان جاہ منقوش ہے، مشہور طبیب حکیم مظفر حسین لکھنوی کے دستخط ثبت ہیں۔

۴۳۔ شرح کلیات القانون۔ مصنفہ علامہ قطب الدین محمد شیرازی۔ قدیم التحریر نسخہ ہے، اس نسخہ کی کتابت میں فن کتابت کے لحاظ سے ایک عجیب صنعت پیدا کی گئی ہے اور وہ یہ کہ ۶۴۶ اوراق کے طویل حجم کے باوجود ہر ورق میں ۸۲ سطور اور ۱۴۸ جملے لکھے گئے ہیں اور اس التزام کے باوجود طرزِ کتابت ہر جگہ سے یکساں ہے، چنانچہ لوح کتاب پر تحریر ہے:۔

"ششصد و چہل و شش ورق در ورق ہشتاد و دو سطر بود و جملتان یک صد و چہل و ہشت در ہر ورقے این کتاب میشود"

خط نہایت باریک اور رسم الخط نستعلیق سے قریب ہے، عرض ۵½×۷ انچ اور تقطیع ۸×۱۱ انچ ہے۔

۴۴۔ معالجات البقراطیہ۔ تالیف شیخ ابو الحسن احمد بن محمد الطبری مکتوبہ سنہ ۱۰۵۸ھ تقطیع لمبوتری ہے۔ ۶×۱۲ انچ یعنی طول کے مقابلہ میں عرض بہت کم ہے، رسم الخط عربی شکستہ ہے۔

۴۵۔ شرح ایلاقی۔ تصنیف علامہ شمس الدین الآملی مہور سنہ ۱۱۶۴ھ سن کتابت تحریر نہیں ہے۔ مگر اتنا یقینی ہے کہ سنہ مذکور سے قبل کی لکھی ہوئی ہے، ۳۰۳ اوراق پر مشتمل ہے خط عمدہ اور پاکیزہ ہے، کاغذ

نہایت سبک اور اعلیٰ ساخت کا ہے، نادرالوجود نسخہ ہے۔

۴۶۔ نخاخہ تصنیف حسن مرزا المتخلص بقصد ابن حکیم مرزا جان المخاطب بحیات الدولہ مکتوبہ ۱۲۶۵ھ بخط مصنف، بزبان اُردو۔

کشید عطریات اولاگربتی اور دیگر خوشبودار چیزیں تیار کرنے کے لیے اچھا رسالہ ہے، شروع میں مشک وغیرہ وغیرہ قیمتی دواؤں کی شناخت کے طریقے بتلائے ہیں، خط نہایت عمدہ اور پاکیزہ ہے تقطیع چھوٹی ہے۔

۴۷۔ ریاض عالمگیری بزبانِ فارسی مصنفہ محمد رضا شیرازی مکتوبہ ۲۶ سنہ محمد شاہی، نوشتہ حکیم سعید الدولہ نافع خان ایک مشہور طبیب کی نوشتہ ہونے کی وجہ سے خاص اہمیت کی مالک ہے، خط متوسط درجہ کا ہے اوراق کی تعداد تحریر نہیں

۴۸۔ الحاوی فی علم التداوی المعروف بالحاوی الصغیر، تالیف شیخ نجم الدین محمود بن ضیاءالدین الیاس الشیرازی، فنی حیثیت سے بڑے پایہ کی کتاب شمار کی جاتی ہے۔ گو سنہ کتابت تحریر نہیں ہے مگر ظاہری شکل وصورت سے بہت پرانا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ ہندوستان کے بعض کتب خانوں میں گو حاوی صغیر کے نسخے پائے جاتے ہیں مگر یہ نسخہ تمام موجودہ معلوم نسخوں سے زیادہ قدیم التحریر ہے، چنانچہ لوح پر جو عبارت تحریر ہے اُس سے اس مخطوطہ کی کہنگی کا پتہ چلتا ہے، عبارت یہ ہے۔

دربستم وپنجم شہر جمادی الثانی سنہ ۹۷۳ھ میر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ متولد شد"

۴۹۔ عجالۂ نافعہ۔ بزبان فارسی، تصنیف حکیم شریف خاں دہلوی۔ طبیب موصوف فنی اور علمی حیثیت سے محتاج تعارف نہیں ہیں، عجالۂ نافعہ میں مصنف نے اپنے مفید معلومات ومجربات تحریر کیے ہیں جن سے بقول اجلۂ اطبا کسی صورت میں مضرت کا احتمال نہیں ہے۔

عجالۂ نافعہ اگرچہ مطبع کشوری لکھنؤ میں طبع ہوچکی ہے، مگر نہایت غلط چھپی ہے۔ علاوہ ازیں مطبوعہ نسخے بھی نہایت نایاب ہیں، اس نسخہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ خود مصنف کے عہد میں لکھا گیا ہے۔ چنانچہ آخیر

کتاب میں تحریر ہے

"بعہد مصنف و در زمان محمد شاہ بادشاہ کتابت یافت و در کتب خانہ علی مظفر خاں داخل شد"

آخری صفحہ پر دو مہریں ثبت ہیں، ایک مہر مدور ہے اس میں "علی مظفر خاں فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی" اور دوسری مہر میں جو مربع ہے "براعدائے دین مظفر حسین" منقوش ہے۔ لوح کتاب پر وسط میں "بستم رمضان المبارک سنہ ۱۲۲۲ھ تحریر ہے، حکیم شریف خاں صاحب کا سال وفات بھی یہی سنہ ہے۔

فیروزی رنگ کا کاغذ ہے، خط متوسط درجہ کا ہے سطور کی تعداد فی صفحہ ۱۲ ہے۔ ۸×۱۱ انچ کی تقطیع ہے۔

۵۰۔ حاشیہ نفیسی علی الکلیات۔ تصنیف حکیم شریف خاں دہلوی۔ تقطیع بڑی ۹×۱۴ انچ کاغذ دبیز اور عمدہ ہے فی صفحہ ۲۳ سطریں ہیں

اس حاشیہ کے ابتدا میں حکیم شریف خاں نے غیر منقوط عبارت میں خطبہ لکھا ہے۔ یہ حاشیہ ابھی تک طبع نہیں ہوا مگر اس کے قلمی نسخے بھی نایاب ہیں۔

۵۱۔ تذکرۃ العلاج نواب علوی خاں دہلوی۔ یہ مخطوطہ مصنف کے عہد میں لکھا گیا ہے اور نیز خود مصنف کی نظر سے بھی گزر چکا ہے، بنا بریں اس کی صحت پر انتہائی اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آخر میں تحریر ہے

"قرابادین نواب علوی خاں بہادر بنظر شریف جناب مصنف گزشت داخل شد"

لوح پر بائیں گوشہ میں تحریر ہے "ملکہ محمد شریف خاں" اس کے نیچے علی مظفر خاں کی مدور مہر ہے ۲۳۷ اوراق ہیں۔ فی صفحہ ۲۱ سطریں ہیں۔ ۸×۱۴ انچ کی تقطیع ہے۔

۵۲۔ ایرقوہی۔ تصنیف حنین بن اسحٰق البغدادی المتوفی سنہ ۲۶۰ھ مکتوبہ سنہ ۱۱۹۱ھ

فن طب کی نایاب کتابوں میں شمار کی جاتی ہے، آخر باب میں مشاہیر اطبار کے نام اور ان کے انساب بیان کئے ہیں اور سب سے اخیر میں ایک تکملہ ہے جو کسی دوسرے شخص کا اضافہ کیا ہوا معلوم ہوتا ہے تکملہ میں مختلف

امراض کے مجربات لکھے ہیں، خاصی ضخیم کتاب ہے، سطور کی تعداد فی صفحہ ۲۹ ہے۔ ۸×۱۲ انچ کی تقطیع ہے، تکملہ کی زبان فارسی ہے۔ یہ کتاب بھی لکھنؤ کے مشہور طبیب حکیم مظفر حسین بن مسیح الدولہ کے کتب خانہ میں رہ چکی ہے۔

۵۳۔ شرح فصول بقراط۔ تصنیف شیخ الرئیس بوعلی سینا۔ خط عمدہ اور پاکیزہ ہے، گو سنہ کتابت تحریر نہیں ہے مگر کاغذ کی شکل و صورت سے نسخہ پرانا معلوم ہوتا ہے۔ اس نسخہ میں از مقالہ اولیٰ تا مقالہ سابعہ سات مقالوں کی شرح ہے۔ بیس ورق کا رسالہ ہے۔

۵۴۔ شرح فصول بقراط۔ تصنیف علامہ ابو حاذق۔ یہ مخطوطہ ۱۱۵ ورق پر مشتمل ہے اور جزاول کی شرح ہے، گو سنہ کتابت تحریر نہیں تاہم نسخہ پرانا معلوم ہوتا ہے۔ خط عمدہ اور صاف ہے۔

۵۵ شرح فصول بقراط۔ تصنیف علامہ علاءالدین القرشی اس پر بھی سنہ کتابت تحریر نہیں ہے۔ مگر نسخہ کی ظاہری شکل و صورت قدیم التحریر ہونے کی شہادت دیتی ہے۔ ۱۰۵ اوراق ہیں۔

۵۶۔ شرح قانون شیخ۔ تصنیف حکیم علی جیلانی جلد اول و ثانی طبع ہو چکی ہیں۔ جلد ثالث معالجات قانون پر مشتمل ہے لیکن از امراض راس تا امراض اذن کی شرح ہے۔

ایضاً جلد ثالث (مکرر) از اورام و البثور تا امراض آخر (قسط ماسبق میں اس کا تذکرہ آچکا ہے)
علیٰ ہٰذا جلد رابع کے بھی دو نسخے ہیں۔ جلد خامس جو قرابادین شیخ کی شرح پر مشتمل ہے اس کا تذکرہ بھی قسط ماسبق میں آچکا ہے۔

۵۷۔ شرح قانون شیخ۔ تصنیف علامہ علاءالدین القرشی۔ قرشی کی یہ شرح تقریباً مکمل ہے، جزء حمیات میں ابتدائی چند ورق نہیں۔ بعض جلدوں کی شرح کے اجزاء قدیم التحریر اور بعض نہایت خوشخط لکھے ہوئے ہیں۔

۵۸۔ شرح قانون شیخ۔ تصنیف قطب الدین الشیرازی۔ جزء کلیات کا ذکر قسط ہذا میں نمبر ۴۲ پر آچکا ہے جلد اول اعضائے مفردہ اور جلد ثانی اعضائے مرکبہ کے بیان میں ہے۔ ان دو نسخوں کا کاغذ نہایت

عمدہ فیروزی رنگ کا ہے۔

پانچویں جلد کا نسخہ مکرر ہے جو کلیاتِ قانون کی شرح ہے، یہ نسخہ قدیم التحریر معلوم ہوتا ہے اگرچہ سنہ کتابت تحریر نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ قطب الدین شیرازی کی یہ شرح کتب خانۂ دار العلوم میں مکمل نہیں ہے۔

٥٩۔ **شرح القانون**، تصنیف حکیم ابراہیم المصری کی یہ شرح نادر الوجود شروح میں سے ہے۔ آخر میں ذیل کی عبارت مرقوم ہے:۔

"کتاب منقول عنہ در سنہ ۶۷۹ھ نوشتہ شدہ بود، ازاں نقل نمودہ شد در سنہ ۱۱۹۶ھ"

تقطیع ۹ × ۱۳ انچ کی ہے، سطور کی تعداد فی صفحہ ۲۷ ہے، خط قدرے شکستہ مگر نہایت پختہ ہے۔ ضخیم شرح ہے۔

۶۰۔ **شرح القانون**۔ از ملا سدید گازرونی۔ یہ شرح بھی صرف کلیات قانون کی ہے، نیز کتب خانۂ دار العلوم میں اس شارح کی صرف یہی ایک جلد ہے۔ سنہ کتابت تحریر نہیں ہے، مگر کاغذ کی ساخت نیز دوسری علامات سے معلوم ہوتا ہے کہ خاصہ پرانا نسخہ ہے، وسطِ لوح پر ایک مربع مہر منقوش ہے، جس کو کسی نے مٹا دیا ہے۔ اکثر قلمی کتب میں یہ صورت پائی جاتی ہے کہ مہر اور نام وغیرہ کو مٹانے اور برباد کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

فلسفہ ہیئت اور ریاضی

۶۱۔ **المحاکمات**۔ تصنیف علامہ قطب الدین الرازی مکتوبہ سنہ ۹۲۳ھ تقطیع ۶ × ۹ انچ، کتابت نہایت خوشخط، کاغذ دبیز اور عمدہ فی صفحہ ۲۲ سطور ہیں ۲۳۹ اوراق پر مشتمل ہے۔ آخر میں لکھنؤ کے مشہور طبیب مسیح الدولہ حکیم مرزا علی حسن خاں کی مربع مہر ثبت ہے۔ مہر کے متصل داہنے گوشہ میں "کتب خانہ حکیم علی حسن خاں مسیح الدولہ بہادر" مرقوم ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی چند مشہور اطبار کی تحریریں اور مہریں ثبت ہیں، جنھوں نے اس مخطوطہ کی حیثیت کو بیش قیمت بنا دیا ہے۔

۶۲۔ **تقدیسات**۔ تصنیف میر محمد بن محمد الملقب بباقر داماد الحسینی۔ اگرچہ کچھ زیادہ پرانا نسخہ نہیں ہے،

تاہم لکھا ہوا اچھا ہے۔ سنہ کتابت اور کاتب کا نام تحریر نہیں ہے۔ فی صفحہ ۱۱ سطریں ہیں۔ ۷ × ۱۰ انچ کی تقطیع ہے۔

۶۳ و ۶۴۔ **صحیفہ ملکوتیہ وافق المبین**۔ تصنیف باقر داماد الحسینی۔ اول الذکر کتاب قدیم التحریر مخطوطہ ہے، جا بجا سے بوسیدہ ہوگیا ہے۔

موخر الذکر اگرچہ قدیم التحریر تو نہیں ہے تاہم اچھا اور نادر مخطوطہ ہے خط البتہ کچھ زیادہ اچھا نہیں ہے۔ تقطیع ۸ × ۱۲ انچ کی ہے۔ سطور فی صفحہ ۲۳ ہیں۔ آخر سے قدرے ناقص ہے۔

۶۵۔ **زیج الغ بیگی**۔ تصنیف مرزا سلطان الغ بیگ شہیر۔ نہایت خوشخط لکھی ہوئی ہے، خط بعض جگہ نستعلیق اور بعض جگہ نسخ ہے۔ ۴۸۸ صفحے ہیں۔ پوری کتاب میں زریں جدول ہیں شروع اور اخیر کے چند اوراق بعد میں لکھے گئے ہیں۔ عام کتابت سیاہ روشنائی کی ہے، عنوانات میں سرخ اور سنہری روشنائی استعمال کی گئی ہے، چونکہ جدولیں اور نقشے بیشتر ہیں اس لیے سطور کی تعداد معین نہیں کی جا سکی۔ تقطیع ۸ × ۱۱ انچ کی ہے۔ کاغذ نہایت نفیس، دبیز اور یکساں ہے۔ اخیر میں ضائع شدہ اوراق کے بجائے جو اوراق لکھ کر شامل کیے گئے ہیں اُن کے آخر میں تحریر ہے:-

"این چند اوراق زیج الغ بیگی در روز یوم السبت در قلعۂ دیوبند بتاریخ نوردہم شہر ربیع الاول سنہ ۱۱۹۸ھ صورتِ تحریر یافت۔"

اس مخطوطہ کی زبان فارسی ہے۔

۶۶۔ **کتاب الہیئت**۔ ورق اول موجود نہیں ہے اس لیے کتاب اور صاحب کتاب کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ نہایت قدیم التحریر مخطوطہ ہے، کاغذ کی ساخت اور شکل و صورت قدامت کا پتہ دیتی ہے، کاغذ جا بجا سے بوسیدہ ہوگیا ہے۔ خط نستعلیق اور زبان فارسی ہے۔ بقول علامہ سید سلیمان ندوی نہایت نادر الوجود مخطوطہ ہے جو کسی دوسری جگہ نہیں ملتا۔

۶۵۔ **شرح بست باب**۔ تصنیف ملا عبدالعلی بن محمد البرجندی مکتوبہ سنہ ۸۹۹ھ بخط مصنف۔ تقطیع چھوٹی

ہے یعنی ۵ × ۹ انچ یہ مخطوطہ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ آخر میں تحریر ہے:۔

"ایں کتاب شرح بست باب در معرفت فوائد اسطرلاب بسعی بندۂ بے بضاعت عبدالعلی بن محمد البرجندی در شہر جمید الآخر سنہ ۸۹۹ھ"

۲۱۸ صفحات ہیں، سطور فی صفحہ ۲۱ ہیں۔

۶۸۔ شرح بست باب تصنیف ملا مظفر۔ قدیم التحریر نسخہ ہے زبان فارسی اور خط نسخ ہے، ۲۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ مخطوطہ فوق کے ساتھ مجلد ہے، نیز اسی جلد میں رسالہ قوشجیہ تصنیف مصلح الدین لاری بھی مُجلّد ہے

۶۹۔ شرح چغمینی۔ ملا محمد موسیٰ الرومی مکتوبہ سنہ ۱۰۱۷ھ قدیم الکتابت نسخہ ہے۔ ۱۰۹ اوراق ہیں، خط معمولی ہے کاغذ صاف اور عمدہ اور یکساں ہے، متعدد مقامات پر مدوّر مہریں لگی ہوئی ہیں جن میں "صاحبہ عبدالحکیم" منقوش ہے۔ آخر میں ایک جگہ مرقوم ہے:۔

"شہر ذی قعدہ سنہ ۱۰۱۷ھ مقام دارالخلافہ آگرہ"

۷۰۔ قسطاس۔ ۲۸ صفحہ کا چھوٹا سا رسالہ ہے، تقطیع بہت چھوٹی ہے یعنی ۴ × ۶ انچ، خط نہایت خوبصورت پاکیزہ اور نسخ ہے، کاغذ نہایت عمدہ اور سبک ہے۔ اس رسالہ کی زبان فارسی ہے۔

۷۱۔ ترجمہ فارسی خلاصۃ الحساب۔ مصنفہٗ شیخ بہاء الدین الآملی، ترجمہ مولوی روشن علی جونپوری۔ مکتوبہ سنہ ۱۲۴۳ھ۔ خلاصۃ الحساب عربی میں فن ریاضی کی کتاب ہے۔ مولوی روشن علی جونپوری نے اس کا فارسی میں ترجمہ کیا ہے، یہ نسخہ بہت صاف اور پاکیزہ خط میں لکھا ہوا ہے، صفحات تحریر نہیں ہیں۔ فی صفحہ ۵ سطریں ہیں ۶ × ۹ کی تقطیع ہے۔